سوال

میں ایک اعتدال پسند مسلم لڑکی ہوں اور حسب استطاعت اسلامی تعلیمات پر عمل بھی کرتی ہوں، نہ تو شراب نوشی کرتی ہوں اور نہ ہی سگریٹ نوشی، اور ڈانس کلبوں میں بھی نہیں جاتی اور نہ ہی مردوں سے میل جول اور اختلاط ہے۔ میں اب شادی کے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہوں اور والدین شادی کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ بہت مشکل ہے کہ جتنے بھی رشتہ آرہے ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ بھی شادی کرنے کی موافقت کروں کیونکہ ان سب لڑکوں کا ماضی بہت ہی غلط قسم کا رہا ہے لڑکیوں سے تعلقات تھے یا پھر وہ ڈانس کلبوں میں جاتے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر نوجوانوں کا دعوی ہے کہ وہ اپنے ماضی کو چھوڑ چکے ہیں اور ان میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے، لیکن میرے خیال میں اس طرح کے معاملات کا مستقبل میں ردفعل ہوگا اور یہ مستقبل پر اثرانداز بھی ہوں گے۔

جواب

الحمدللہ

دین اسلام تو مکمل طور پر معتدل اور اعتدال کا دین ہے، اور اسلامی تعلیمات پر عمل اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا ایک ایسا امر ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو کوئی اختیار نہیں، کیونکہ یہ تو اللہ تعالی نے مسلمان پر واجب کیا ہے۔

موجودہ دور میں فتنے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں اور بات یہاں تک جا پہنچی ہے کہ جو شخص کچھ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرتا اور بعض واجبات پر عمل کرتا ہو اسے سنجیدہ اور متشدد شمار کیا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا صرف اور صرف لوگوں میں دینی انحراف اور کثرت معاصی وگناہ میں پڑنے اور شرعی واجبات ترک کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

ہم تو آپ کے بہت زیادہ مشکور ہیں اور یہ لائق صد تحسین ہے کہ آپ اس گندے معاشرہ (یورپی معاشرہ) میں رہتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ آپ جو کچھ کر رہی ہیں وہ اللہ تعالی اور اس کے اولیاء مومن لوگوں کو بہت زیادہ محبوب ہے، لیکن یہ کام شیطان کو بہت ہی برا اور غصہ دلاتا ہے اور اسی طرح شیطانی انسان بھی اسے سے نفرت کرتے ہیں۔

آپ کا صالح اور اچھا خاوند اختیار اور تلاش کرنا بھی ایک شرعی طور پر مطلوب کام ہے، لیکن ایسا کرنا آپ کے لائق نہیں کہ جس کے دین اور حسن خلق کا علم ہو جائے کہ وہ بہت اچھے دین واخلاق کا مالک ہے لیکن اس کا ماضی خراب رہا ہے اس کو رد کرنا اور اس سے شادی نہ کرنا صحیح نہیں۔

کیونکہ جس انسان نے اپنے ماضی سے توبہ کر لی ہو اسے اس کے ماضی کی عار نہیں دلائی جاسکتی اور نہ ہی اس پر ماضی کی وجہ سے عیب لگایا جاسکتا ہے، اور پھر اگر وہ شادی کرنے کی رغبت لے کر آپ کے کو شادی کا پیغام دیتا ہے تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے:

(گناہوں سے توبہ کرنے والا تو ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

لیکن اگر کسی کے بارہ میں یہ تو علم ہو کہ اس کا ماضی بہت ہی برا گزرا ہے اور وہ گناہ اور معاصی کا مرتکب رہا ہے اور اب اس کے بارہ میں یہ علم نہ ہو کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے کہ نہیں اور اس نے اپنے گناہ چھوڑے ہیں یا نہیں تو اس طرح کے شخص پر اس کے دین اور اخلاق میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اور ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے کی موافقت نہیں

کرنی چاہیے ۔

کسی انسان کا اپنی منگیتر یا اس کے اولیاء کو یہ کہنا کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے اور اب اس میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے ، اس پر بھروسے کے لیے یہی کہنا کافی نہیں بلکہ اس کے قول اور فعل کی تحقیق کی جائے گی کہ واقعی وہ اپنے قول میں سچا ہے ، جب اس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے یا پھر یہ یقین ہو جائے کہ برائی ترک کر چکا ہے تو پھر اس سے شادی کی جائے ۔

اس لیے آپ کوئی نیک اور صالح شخص تلاش کریں چاہے اس کا ماضی کیسا ہی گزرا ہو آپ اسے رد نہ کریں ، اور ہر اس شخص کو جس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ اس کا ماضی شر و فساد اور برائی میں گزرا ہے اور ابھی تک اس نے ترک نہیں کیا اسے قبول نہ کریں اور اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیں ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے یہ فرماتے ہوئے حکم دیا ہے :

(عورت سے شادی چار چیزوں کی بنا پر کی جاتی ہے ، اس کے مال کی وجہ سے ، اور اس کے حسب و نسب کی وجہ سے ، اور اس کے حسن و جمال کی وجہ سے ، اور اس کے دین کی وجہ سے ، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

یہ عورت پر بھی منطبق ہوتی ہے کیونکہ عورت پر بھی ضروری ہے کہ وہ صاحب دین اور حسن خلق والے شخص کے علاوہ کسی اور کو قبول نہ کرے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص شادی کرنے کا پیغام لے کر آئے (یعنی منگنی کے لیے آئے) جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی (اپنی بیٹی سے) کر دو اگر ایسا نہیں کرو گے تم پھر زمین میں بہت وسیع و عریض فساد پیدا ہو جائے گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (866) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی تحفۃ الاحوذی میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا : (إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ) یعنی جب تم میں سے کوئی یہ کہے کہ تم اپنی اولاد یا پھر اپنے رشتہ داروں میں سے کسی لڑکی کی اس سے شادی کر دو (مَنْ تَرْضَوْنَ) یعنی جسے تم پسند کرتے ہو اور اچھا لگتا ہے (دِينَهُ) یعنی اس کا دین تمہیں اچھا لگتا ہے (وَخُلُقَهُ) اور اس کا اخلاق اور معاشرت اچھی لگے (فَزَوِّجُوهُ) تو اس کی شادی لڑکی سے کر دو (إِلَّا تَفْعَلُوا) یعنی جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند آیا اور اچھا لگا اگر اس سے اپنی بچی کی شادی نہیں کرو گے اور صرف حسب و نسب یا مال کی رغبت کرو گے (تَكُنْ فِتْنَةٌ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ) یعنی بہت وسیع و عریض فساد بپا ہو گا ۔

وہ اس لیے کہ تم اپنی بچی کا نکاح صرف اس سے کرو گے جو مال و دولت اور حسب و نسب اور خوبصورتی کا مالک ہو تو پھر تمہاری اکثر عورتیں بغیر شادی کے بیٹھی رہیں گی ، اور اسی طرح اکثر مرد بھی بغیر عورتوں کے رہیں گے جس سے زنا کا فتنہ زیادہ پھیلے گا ، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورتوں کے اولیاء کو عار محسوس ہو اور فتنہ و فساد بھڑک اٹھے ، جس کی بنا پر قطع تعلقی اور نسب و رشتہ داریاں ختم ہونے لگیں اور خیر و بھلائی اور اصلاح اور عفت و عصمت کی قلت پیدا ہو جائے ۔

اور دیکھیں بعض صحابہ کرام تو دور جاہلیت میں مشرک تھے اور بعد میں وہ مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام پر اچھی طرح کاربند رہے اور شادیاں بھی کیں لیکن انہیں اس دلیل کی بنا پر رد نہیں کیا گیا کہ ان کا ماضی اچھا نہیں رہا ، لہذا مرد کی حالت وہ معتبر ہو گی جس پر وہ موجودہ وقت میں کاربند ہے اور اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو صالح اور نیک خاوند عطا فرمائے اور اس میں آسانی پیدا کرے اس نیک و صالح اولاد سے نوازے ، آمین یا رب العالمین ، ۔

والحمدللہ رب العالمین۔

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

20744